رہتے تھے، رات کو اس کی صف میں لپٹ کر سو جاتے، علی الصباح ملا آتا۔ یہ سو رہے ہوتے تو ایک لات رسید کرتا جس سے یہ بیدار ہو جاتے اور لڑھکنے کی وجہ سے صف بھی بچھ جاتی۔ مولوی نذیر کی قوت تقریر علی گڑھ کے لیے چندہ جمع کرنے کی مہم میں بہت معاون ثابت ہوئی۔ سر سیّد احمد ان کے خلوص سے بہت متاثر تھے اور کہتے تھے کہ میں ان کے جوتے کے تسمے باندھنے کے لائق بھی نہیں۔ مولوی صاحب کی عربی میں استعداد کے باعث لوگوں کا اصرار تھا کہ وہ قرآن کا ترجمہ کریں لیکن وہ ٹالتے تھے۔ آخری عمر میں ترجمہ کیا اور اس میں کئی علمائے دین سے مشاورت کی۔

تشریح: تواضع اور انکسار کے اوصاف اکثر عظیم شخصیات کی عظمت کو رعنائیت اور دلکشی عطا کرتے ہیں۔ مولوی نذیر احمد زبردست عالم، مقرر، ادیب اور بیدار مغز شخصیت تھے لیکن اپنے حوالے سے ہمیشہ کسر نفسی سے کام لیا کرتے تھے۔ احباب عربی زبان میں نذیر احمد کی غیر معمولی قابلیت سے آگاہ تھے اور ان سے تقاضا کرتے تھے کہ قرآن پاک کا اُردو میں ترجمہ کریں لیکن مولوی نذیر احمد کا موّقف تھا کہ یہ کام علمائے دین ہی کو زیبا ہے۔ عمر کے آخری حصے میں عربی کتاب تیسُیر کا ترجمہ کیا تو انھیں احساس ہوا کہ طبیعت کی ہچکچاہٹ دُور ہو جائے تو قرآن پاک کا ترجمہ کرنا زیادہ مشکل نہیں۔ ترجمہ کرتے ہوئے ان کا طریق کار یہ تھا کہ ایک ایک لفظ پر علمائے دین اور عربی زبان کے مسلمہ ماہرین سے تفصیلی گفتگو کرتے۔ بحث و تمحیص کے بعد جب سب لوگ ایک رائے پر متفق ہو جاتے تو ترجمہ لکھ لیا جاتا۔ اس احتیاط کے بعد ترجمہ مکمل ہوا تو اسے ایک بڑے عالم کو، جو نابینا تھے، پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور جید عالم دین کو نظر ثانی کے لیے بھی ارسال کیا گیا۔ کاتبوں کی تحریر کو بغور پڑھ کر غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ آخری وقت تک ترجمے میں تبدیلیاں کر کے بہتری لانے کا عمل جاری رہا اور جب تک مولوی نذیر احمد پوری طرح سے مطمئن نہ ہوئے، اسے شایع نہیں کیا گیا۔ اس احتیاط اور محنت سے یہ فائدہ ہوا کہ ترجمے کو اُردو دان طبقہ میں قبول عام حاصل ہوا اور سب نے اس کی شستہ اور رواں زبان کی داد دی۔

مزید معروضی سوالات

س: مصنف کے والد اور مولوی نذیر احمد آپس میں کس طرح ملے؟

ج: مصنف کے والد جلدی سے آگے بڑھے اور مولوی نذیر احمد (جو مصنف کے دادا تھے) سے لپٹ کر رونے لگے۔ دل کی بھڑاس نکلی تو والد نے حکم دیا کہ دادا کو سلام کرو۔

س: مولوی نذیر احمد نے مصنف کو کیا دیا؟

ج: مصنف نے مولوی نذیر احمد کو سلام کیا تو انہوں نے پیار کیا اور مصنف اور دیگر بچوں کو ایک ایک اشرفی دی۔

س: مولوی نذیر احمد نے نواب سرفراز علی کے خواب میں آ کر کیا کہا؟

ج: مولوی نذیر احمد نے نواب سرفراز علی کے خواب میں آ کر کہا ''ہمارے قرآن کا ترجمہ چھپوالو، اچھے ہو جاؤ گے۔''

س: زمانہ طالب علمی میں مولوی نذیر احمد کہاں سویا کرتے تھے؟

ج: مولوی نذیر احمد جس مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کے ٹاٹ کی صف میں لپٹ جاتے تھے۔ شدید سردیوں کے موسم میں رات صف ہی میں گزرتی تھی۔

س: مسجد کا ملا مولوی نذیر احمد کو کیسے اٹھاتا تھا؟

ج: مولوی نذیر احمد کی آنکھ علی الصباح نہ کھلتی تو مسجد کا ملا ایک لات رسید کرتا۔ یہ لڑھکتے چلے جاتے اور اس طرح صف بھی بچھ جاتی۔

س: مولوی عبدالقادر صاحب کی لڑکی مولوی نذیر احمد سے کیا سلوک کرتی تھی؟

ج: لڑکی بہت ضدی تھی۔ ان کا کولہا توڑتی اور انہیں مارتی پیٹتی رہتی۔ ایک دفعہ مسالا پیستے میں مرچوں کا بھرا ہوا ڈبہ چھین کر ان کے ہاتھ کچل ڈالے۔ بعد میں یہی لڑکی ان کی بیوی بنی۔

س: مولوی نذیر احمد کی شادی ہوئی تو ان کی آمدن کتنی تھی؟

ج: مولوی نذیر احمد کی شادی ہوئی تو ان کی آمدن پندرہ روپے تھی۔ اسی میں ایک کھنڈلا لے کر رہتے تھے۔ گھر میں صرف ایک ٹوٹی ہوئی جوتی تھی۔

س: مولوی نذیر احمد نے دِلّی کالج کے پرنسپل سے کیا کہا؟

ج: انہوں نے دِلّی کالج کے پرنسپل سے کہا کہ مجھے سرکاری ملازمت نہ دی گئی تو اُپلوں کی ڈنڈی کھولوں گا اور اس پر دِلّی کالج کی سند لگا دوں گا۔

س: سرسید احمد خان نے مولوی نذیر احمد کی تعریف کرتے ہوئے کیا کہا؟

ج: سرسید احمد خان نے کہا کہ مولوی صاحب! میں اس لائق بھی نہیں ہوں کہ آپ کے جوتے کے تسمے باندھوں۔ اس پر مولوی صاحب کھڑے ہو کر تین آداب بجالائے۔

س: مولوی نذیر احمد نے قرآن پاک کا ترجمہ کس طریقے سے لکھا؟

ج: مولوی نذیر احمد نے کئی مولویوں اور عالموں کے مشوروں سے قرآن مجید کا ترجمہ کرنا شروع کیا۔ ایک ایک لفظ پر ردوقدح ہوتی اور ایک رائے ہو کر ترجمہ لکھ لیا جاتا۔

س: مولوی صاحب کو اپنی تمام کتابوں میں سے کون سی کتاب پسند تھی؟

ج: مولوی صاحب کو ترجمۃ القرآن پسند تھا۔ فرماتے تھے کہ میں نے سب کتابیں دوسروں کے لیے لکھی ہیں اور یہ ترجمہ اپنے لیے کیا ہے۔ یہی میرا توشۂ آخرت ہے۔